اودھ پنچ

جلد ۴ | یوم دوشنبہ ۲۳ رجب المرجب ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۸۹۹ء | نمبر ۴۸

مقدمہ اجیکشن

کھاج میں کوڑھ

کوڑھ میں کھاج تو سنا ہی کرتے تھے اب کھاج میں کوڑھ ہونے لگی ہم سے سن لیجئے کہ پرچہ ریا میں جو برٹش سپاہ کا فتنہ ہے اور بخر جسم میں کوڑھ پھوٹ نکلی یہ اور غضب ہوا آفت پر آفت مصیبت پر مصیبت۔ آئے روز کشتیں ہی میں لڑائیوں کے ساتھ خبر روز تازہ ہونے غم کیساتھ ہماری بہادر فوج بچاری خود ہی پریشان تھی۔ زمانہ کی بیرحمی تقدیر کا الٹ پھیر قیدی کی ذلت طرح طرح کے خیالات سے دل اداس رہتا تھا بیچارے آزاد ہی اور شرقی اختیار کرکے ذرا کھیل کود کر دل بہلا لیا کرتے تو برا ہوا دوسرے ہی آگئی بیچارے گنگور برگور رہی سنیہ میں کوڑھ پھوٹ نکلی اور کمبخت سب سے کی دنیا لگی بھی تھی قائم تھی مگر غیر و افسوس اسکی رحم کے میں نہیں آتی صاف جائز ہوگی

نہ ہر زن زن است نہ ہر مرد مرد

فتح و کرن سکھ تو ہی کچھ ہنکا ہوتا ہے مگر ہم میں بھی اتنی طاقت ہماری گورنمنٹ سے دور دور ہی بچنے تھی کیونکہ اسوقت ہماری گورنمنٹ کسی خاص مصلحت سے رنج نہ کرتے تھے کہ اسی طرح رنجش بھی تھی اور دشمن فتح پاگئے تو لیکن ہماری گورنمنٹ کے بہتے ہی وہ بھی فیصلے ہوگئے تھے۔ فوز ہی اور نکلا جوش و خروش و دھوکا کل کیطرح ختم ہوگیا تھا لیکن ہمیں تو دھمکے کفن اور سر سے نوابا نہ کر لیتے پیچھے پڑتے ہیں کہ ہم پر ظلم نہیں والا احساس کے وہ کمبخت کہتے ہیں کہ گورنمنٹ انگلستان کی خود مختار دہیا دست ہمارے دین کی ہمیشہ بہکر لڑنے مرنے کیلئے تیار ہونا پڑتا ہے سو ہمیشہ کا مخمصہ کون اپنی جان کو لگائے رہے تو معاملہ دار پار کر دیں یا تو چھینا جھپٹی نہیں باتصال کے گھر سے بیا تو ہمیں انگلستان کا سیدھا صاف کر دیا ہمیں اسوال کا غضب ہے کا کہ جوش ہو گئی مگر دوسری جیل کہ مرنے کو جا میں جاگنا ہے آخر یہ آخری وقت

ابھی سے رو دیئے

لے لیجئے فتح لوگ ابھی سے شکایت کرنے لگے۔ آخر کم حوصلہ تو ٹھہرے لڑتے ہوئے مقام ہلیونٹ پر ہماری بہادر فوج جن کی چیکنگ کی ہے انگریز تو ہر شکن ہوگئے۔ اور غضب ہوگیا۔ بڑی بند ہوکر ہکا بکا ہوکے رہ گئے کہ یہ یاجوج ماجوج کی فوج کہاں نکل پڑی ایسے سٹ پٹائے کہ بیرون تلاس میں لگنے لگی کچھ نہ بن پڑی تو لگے دمدم کی گولیاں مارنے۔ بس ابھی سے رو دیئے مقابلہ کی ہمت نہ ہر دم پرہیز کیا کہ ہماری فوج نو گولی گولیاں لگی اور ہم بھی چینی مارو۔ یہ نہ سمجھا کہ ہماری گورنمنٹ کے پاس بھی گولیاں نہیں۔ اسکے پاس تو سب قسم کا گولہ بارود مگر خود ہی نہیں استعمال کرتی کیونکہ یہ عہد ہے انہیں اسکو اس معاہدہ کا بھی خیال ہے جو امن کا نفرنس نے کر لیا ہے کہ دمدم کی گولیاں جنگ میں نہیں استعمال کی جائیں انکار تو بیت ہی کا جھگڑا صاحب وقت تکلفی ہی میں نہیں

بڑے معرکہ کی فتح

بلیرنٹ پر ہو رہا حال کو فوج فوج سے مجرب ہوئی لارڈ میتھون اوسکی پشت زن زنا تا ہوا تار دیتے ہیں کہ اس لڑائی میں میدان جنگ کے بلا کا نمونہ تھا۔ شپا شپ گھپا گھپ تلواریں اور برچھیان اور سنانیں و دہنا دہار بندوقیں اور توپیں کئی گھنٹہ تک چلیں۔ خوب خوب دل کے ارمان نکلے۔ اس گھمسان دھار جنگ سے ہماری بہادر فوج کا مدتوں کا ہوا بخار نکل گیا۔ فوج فوج نے بھی بڑی بہادری اور شجاعت دکھائی اور اوسکا ہر افسر تیمار خان بنا ہوا ہماری فوج پر پلا چلا آتا تھا مگر ہماری بہادر فوج نے بھی وہ نادر شاہی [illegible] کا منہ پھیر دیا۔ ہمار [illegible] بناتے بناتے بناتے جاتے بنتے بناتے [illegible] پیچھے ہٹا دیا کہ اوس کو لینے تین مورچے سے ادہر ادہر ہونا پڑا۔ اور پھر ہماری فوج نے اونکا چبا لیا۔ اور کمال سننے ہماری بہادر فوج نے اون کے ۸۰ آدمی بھی دبوچ لیے۔ غرض یہ بڑے معرکہ کی فتح ہوئی۔ مگر یارو ذرا سا داغ ہماری برٹش فوج کے بھی لگ گیا بس اسنے ہمارے دل کو مرجھا دیا۔ وہ موذی چلتے چلتے بھاگتے بھاگتے بھی ہماری فوج سے اسامیان اوڑا لیگئے۔ اب اس اندھیر کو تو دیکھیے کہ کمبخت شکست کھا کے بھی بھاگتے ہیں تو خالی ہاتھ نہیں جاتے گویا ہمارے گورے بہادروں کو انہوں نے نادرا سمجھ لیا ہے یونہی [illegible] فوج بھی کچھ [illegible] نہیں اونکی اسامیان [illegible] اور خوب بہانتی ہے مگر اونکے رخ میں اونکی گھسیا [illegible] آتی ہیں اور یہ اسکی بڑھیا بڑھیا اسامیوں کو دبوچ لیتے ہیں۔ [illegible] نے یہ حکم جاری کر دیا کہ ماتحت سب اپنی صورت یکساں بنالیں۔ [illegible] کس طرح جانچ پڑتال ہوگی [illegible]

خوب اوڑایا

پولیس علیہ الرحمہ نے صفائی کے ہاتھ دکھائی ہی تھی ہے مگر اسکا بھی کوئی نہ کوئی گرداب نکل آتا ہے کہ اوسکی کارروائی سے پولیس کے اچھے اچھے کاریگر بھی انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔ تھوڑے روز کا ذکر ہے کہ ایک شخص ٹھاکر یادھاری جاتی اپنی سسرال سے اپنی عورت کو لیکر آرہا تھا جب وہ تھانہ [illegible] علاقہ لکھنؤ کے پاس سے ہو کر گذرا تو وہاں کے سب انسپکٹر نے اسعورت کو بھانپ لیا۔ وہ عورت کیا تھی سراسر نور کی مورت تھی سب انسپکٹر صاحب بھی رنگیلے چھبیلے تھے دیکھتے ہی ایک دل گیا ہزار دل سے عاشق ہوگئے۔ اپنی کاریگری کے داؤں گھات لگے سوچنے کہ یہ بلقدر [illegible] ہاتھ سے نکلی جاتی ہے۔ اسیر گیر [illegible] بچاؤں الغرض سوچتے سوچتے یہ اڑنگا نکالا کہ اوس عورت کی خاوند نے کو [illegible] ذات بھاتی [illegible] اس عورت کو بھگا کے لایا ہے۔ اوسنے ہر چند کہا کہ انسپکٹر صاحب میری بیوی ہے مگر یہاں تو قانونی ڈنڈے کا زور تھا۔ اوس غریب کی ایک نہ سنی۔ اور کہا کہ ثبوت لاؤ۔ ناچار اوسنے کہا کہ اچھا میں اپنی سسرال سے گواہی کیلیے آدمی لاتا ہوں کیونکہ وہاں سے وہ کچھ دور نہ تھی ۲ کوس کا فاصلہ تھا۔ وہ اپنی عورت کو بھی ساتھ لیجانے لگا تو انہوں نے کہا لیے احمق ہوا ہے یہی جان مدعا ہے اسیکو تو لیے جاتا ہے اسکو تھانے کی کوٹھری میں بند کر جاؤ اور اپنے اطمینان کیلیے قفل لگا کے کنجی ساتھ لیتا جا۔ بیچارے کو اُس عورت کا شوہر ذرا چکا کر آج تو بے بھینسے۔ اگر لگائی کو چھوڑ دیا تو [illegible] جی اوسکو صاف اڑا دیں اور جب میں گواہ لیکر آؤں تو یہ کہدیں کہ احمق ہوا ہے کسی بھلے مانس کو بہکا لایا ہے یا یونہی گلی کوچوں میں پھرتا ہے کیسی عورت کیسا قانون کیسا گواہ۔ مگر پھر اوسنے سوچا کہ یہ عادل گورنمنٹ کا نمک کہاں [illegible]

اب چھو دل لگی

عورت کا شوہر روانہ ہوا اور ادہر انسپکٹر صاحب کے پیٹ میں پانی کے بدلے قلابازیاں کھانے لگے کہ کب رات ہوا اور میں اوس مہ جبین عورت کو قانونی شکنجہ میں جکڑوں۔ الغرض رات بھی آہی گئی جب اندھیرا ہوا۔ تو آپ [illegible] کس تلوار لگا اوس کوٹھری کے قریب پہنچ گئے۔ اپنے ہاتھوں کنجی سے دوسری کنجی سے قفل کھول [illegible] اندر گھس کے لپٹ ہی تو جاتے مگر عورت بھی اپنی ثانی تھی اوسنے احتیاطاً پہلے ہی کنڈی لگا رکھی تھی جس دروازہ کھل نہ سکا تو یہ بڑے [illegible] آخر انہوں نے ایک [illegible] کرایا تو کنڈی کچھ لچک نہیں دروازہ توڑ ڈالا جائیگا جب یہ زیادہ [illegible] توڑنا چاہا اوسنے دروازہ کھولدیا۔ اور جٹ ایک کونے میں ہوگئی۔ یہ جو اندر گھسے تو اندھیری کوٹھری سی وہ عورت نظر نہ آئی انہوں نے [illegible] تلوار تو دیوار سے لگا دی اور آپ روشنی لینے چلا گئے۔ عورت نے سوچا کہ یہ موذی بغیر [illegible] عصمت چاک کئے نہیں چھوڑیگا اوسنے تلوار نکال لی اور مردانہ تلوار کھینچ کے کواڑ کے اوٹ کی کھڑی ہوگئی۔ انسپکٹر صاحب لالٹین لئے خوشی خوشی دوڑے آئے کہ اب خوب کام بنیگا جوں ہی انہوں نے اندر قدم رکھا توں ہی عورت نے ایک ہاتھ صفائی کا ایسا اوڑایا کہ داروغہ جی کی گردن بھٹا سی اوڑ گئی۔ اور سر گنبد کی طرح زمین میں لڑھکنے لگا۔ چونکہ چند سپاہی اونکی ہمراہ تھے۔ وہ امداد کیلیے ادہر ادہر لگے ہوئے تھے۔ انہوں نے جو یہ گڑبڑ دیکھی تو دوڑے آئے اور عورت کو گرفتار کرکے [illegible] سپرد کر دیا۔ عدالت چونکہ واقعی عدالت تھی اسلیے اوسنے عورت کو بیقصور سمجھا بلکہ اوس عورت کی بہادری پر عش عش کرکے اور اپنی عصمت کو بچالینے سے خوش ہو کے جج صاحب نے اوسکو مبلغ ۵۰ روپیہ کا انعام دیا۔ غالباً [illegible] فیصلہ [illegible]

۳ غرض وہ داروغہ کے حکم میں آہی گیا اور قفل لگا کنجی ساتھ لیے روانہ ہوگیا — [illegible] میں

بڑے بہادر

قسمت مرنے سے تو سبھی بہادر کہلاتے ہیں مگر ہمارے افسران بہادر میدان جنگ سے بچ نکل جانے پر بہادر مشہور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ پایونیر کا نامہ نگار کہتا ہے کہ بلوچستان کی جنگ میں میجر [illegible] نے ایسی بہادری اور ہمت کا کام کیا کہ ارض بہادری کی اگر بہادر لوگ قسمیں کھایا کریں تو عجب نہیں اور سچ بھی یوں ہے کہ ہماری فوج اتنی مدت سے فوج فوج کو گاجر مولی کیطرح کاٹتی اور بڑے بڑے شجاعت کے کام کر رہی ہے مگر ایسی نمایاں بہادری اب تک کسی سے نہ ہو سکی۔ ذرا ملاحظہ تو ہو کس قدر بہادری کا کام ہے عالت جنگ میں ایک سپاہی کا گھوڑا مقتول ہو گیا آپ خوش نصیبی سے کہیں اوسکے قریب ہی کھڑے تھے۔ جٹ ہمدردی کا جوش اوٹھا اور جھٹ گھوڑے سے اوترکر اپنا گھوڑا اوس سپاہی کو تھما دیا۔ اور آپ بغلیں بجاتے ہوئے دشمنوں کے گولوں کا رخ کاٹتے ہوئے اور گولیوں سے اپنے آپ کو بچاتے ہوئے اللہ کی یاد میں صحیح و سلامت گھر پہونچ گئے۔ کیوں سچ کہنا کیا یہ [illegible] آپ کا بایاں قدم [illegible] اگر کوئی ہم [illegible] پیتے تو ضرور بہادر ہو جاتے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بہادری ہمارے یورپ میں بہادروں کے گھر کی لونڈی ہے۔ مریں تو بہادر۔ ماریں تو بہادر۔ میدان جنگ میں قتل ہوں تو بہادر۔ گھر چلے آئیں تو بہادر۔ خدا ہماری گورنمنٹ کا بول بالا کرے جب شجاعت کے پتلے اوسکی فوج میں بھرتی ہیں تو پھر اوسکو کیا کھٹکا ہے بہادر فوج فتح کریگی اور ضرور کریگی مگر ہاں گورنمنٹ کو چاہیے کہ فوج کا دل بڑھانے کیلئے آجکل اوسکا راتب دگنا [illegible] کم کر جائے اگر چہ اسکو سرحد میں گورے بہادر بیباکی کے ساتھ لڑتے ہیں مگر جو زیادہ [illegible] ہو جاتے ہیں انہیں شاید انگریزی کا [illegible] نہیں رہتا۔ ہمیں تو [illegible]

ایسے بہکے

ہمارے ہندوستان کے افیمچی تو اسقدر مشہور ہی ہیں کہ وہ گھر کے بادشاہ ہوتے ہیں جب وہ پینک کے جھولے پر بیٹھ جاتے ہیں تو ہر جہت میں اونکو مشرق مغرب کی کیفیت نظر آ جاتی ہے۔ وہ جب ہوا کی تخت پر بیٹھتے ہیں تو ساری خدائی کے مالک بنجاتے ہیں۔ یورپ کے لوگوں کا بھی یہی حال ہے کہ ہر وقت جنگی خیال میں چور غلو رہتے ہیں۔ فتح کرنا تو وہ اپنے گھر کی لونڈی سمجھتے ہیں۔ جنگ شروع ہونیسے پیشتر چند یورپ کے [illegible] آپس میں گفتگو کر رہے تھے ایک لیڈر نے اپنے اخبار میں شائع کیا ہے۔ ایک نے کہا کہ ارے میاں ہم لڑ کے کیا کرینگے۔ ہمارے پاس ملک تو بہت ہے۔ انگلستان فتح کر کے کیا کرینگے۔ کون بیفائدہ نظام ملکی کا جھگڑا اپنے سر لے۔ دوسرے نے کہا کہ واہ کیسے نہیں لڑینگے ضرور لڑینگے۔ ملک بہت ہی تو ہوا کرے انگلستان ہم اس غرض سے تھوڑی فتح کرینگے کہ سلطنت کی بھوک نہیں۔ بس ہماری خواہش تو اتنی ہے کہ حضور ملکہ معظمہ کو اپنی رعیت بنالیں۔ ہائے تیری شان یہہ منہ اور مسور کی دال [illegible] مسالہ نہوتا تو اوڑ بھاگتی ؎

نامعقولوں کی جرأت تو دیکھو کہ ہماری پیاری ملکہ تک خیال دوڑایا۔ ہم نے ہوتے اوسوقت حضور تو ہم کہتے کمبختو تم کو تیروں سے اڑا دیتے۔ اچھا بچہ کہہ لو نہیں تیری تقصیر میں جو ہماری بہادر فوج گئی ہے یہہ تمہاری ہنکو ناک کے رستے جہاز دیگی۔ انگلستان کی ہوا کھانیکی آرزو کہ تم سبکو قید کر کے انگلستان [illegible] لیجائیگی ذرا ٹھہر جاؤ ابھی ہماری بہادر فوج کو [illegible] نہیں آیا ہے۔ ہندوستان [illegible] طرح طرح کی باتیں نازل ہو رہی ہیں تو اوسکی [illegible] خیال ہے اسکا [illegible] شکست ہو رہا ہے [illegible] کہ ہمارا افسران کے تمام [illegible]

بری گت بنائی

بزرگ بھی ایسے خبیث ہیں کہ جب اونکو ملک میں [illegible] نے منیری کا زور پڑا۔ اور ہمارے مہذب بہادر [illegible] کم ہونے لگی تو انہوں نے [illegible] خوب اگلی پچھلی کسر نکال لی۔ انہوں نے سوچا کہ یہ تو اب بھاگنے ہی والے ہیں پھر کب ملاقات ہوگی اب ذرا انکی خدمت ایسی کردو کہ یہ بھی عمر بھر یاد کریں۔ چنانچہ جب انگریز بہادر اور لیڈیوں کے غول کے غول اسٹیشن پر جمع ہوے تو شریر [illegible] بوئروں کا اکھاڑا موجود ہوتا تھا خوب اون بیچاروں کو پریشان کرتا۔ کوئی تو صاحب بہادر کا کان کھینچ لیتا۔ کوئی ناک مروڑ دیتا۔ کوئی کپڑا کھینچ لیتا اور بعض نامعقولوں نے تو ایسی ایسی بدتہذیبی کی کار روائیاں کیں کہ اگر ہمارے صاحب بہادروں کا بس چلتا تو مارے غصے کے بوئروں کے اونکی [illegible] تو ضرور [illegible] ڈالتے۔

ہائے ہائے یہ غضب ظالموں نے صاحب بہادر کے منہ پر بھی تھوک دیا۔ ارے عیسے توبہ توبہ کمبختو نے اتنا بھی خیال نہ کیا۔ کہ یہ معزز قوم ہے۔ پاک قوم ہے۔ اس کی ایسی بے عزتی کرتے ہیں۔ قیامت میں حضرت عیسی علیہ السلام کو کیا منہ دکہائینگے۔

خیر جی ہمارے صاحب بہادر تو پھر بھی مرد تھے اگر لات کھا کے گر پڑے۔ تو کیا ہوا جھٹ کھڑے ہو کر کپڑے جہاڑ لئے۔ اگر کسی نے منہ پر تھوک دیا۔ تو کیا بگڑ گیا۔ جٹ پاکٹ میں سے عمدہ عمدہ سفید سفید رومال [illegible] نکالا۔ اور خوب رگڑ رگڑ کے منہ پونچھ ڈالا۔ دو ہی رگڑوں میں چاند سا نکل آیا

غضب تو یہہ ہوا کہ پیاری لیڈیوں کی [illegible] میں جو اونہوں نے گستاخانہ حرکتیں کیں اون ہمکو بھی رونا آتا ہے۔

تردید

مدراس کے ہندو نامی اخبار اور بعض دیگر دیسی اخبارات کے ذریعہ سے ہم نے مدراس کے دو سوجرون کی نسبت پنچ بہادر مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۴ء مین لکھا تھا کہ انہون نے بدان بہادر رانگھو اچار لو کی عورتون سے چھیڑ چھاڑ کی اور اس واقعہ کی مثال سہارنپور والے واقعہ سے دیکر مدراس گورنمنٹ پر اعتراض کیا تھا۔ اب ہمکو معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ وہ الزام بیجا تھا۔ سہارنپور والے واقعہ سے اسکی کوئی نسبت نہین لہذا ہم نہایت افسوس کے ساتھ اوسکی تردید کرتے اور اسکا بھی ہم کو افسوس ہے کہ دو مختلف واقعون کو ہم نے آپس مین ملا دیا۔ اصل واقعہ یہ ہے کہ سوجرون نے شراب کے نشہ مین دیوان بہادر کی گاڑی کو کرایہ کی گاڑی سمجھ کے گاڑیبان کو مارا اور عورتون سے کسی طرح چھیڑ چھاڑ نہین کی۔

چلتی گاڑی مین روڑا اٹکانا

لیجیے فرانسس مل کر بھی کیا سوجھی آپ چاہتے ہین کہ ہم پیر معاف کر کر ٹرانسوال اور برٹش گورنمنٹ کے بیچ مین پاؤن اڑا دین یعنی بیچ بچاؤ کرا دین۔ کیا خوب سوجھی آپ دوستی کا حق ادا کرنا چاہتے ہین۔ مل حضرت کی جیسی دوستی ہے وہ گورنمنٹ اچھی طرح جانتی ہے۔ یہ کمبخت منافق ہے ظاہر مین محب۔ خاشر وہ ہے جو ہمارے بہادر جنرل کچنر نے جنرل برجنٹ کو نکال باہر کیا تھا اوسکا خار اوس کے دل مین ابتک کھٹک رہا ہے اور ہمیشہ کھٹکتا رہیگا۔ اوسنے جو اسوقت طاپ اوسنے کی دل مین ٹھانی ہے۔ یہ بھی اوسکی بہت بڑی ہے۔ ہماری بہادر فوجکو جواب ذرا سا جوش آگیا ہے جنے ڈچ فوجکے پرخچے اوڑانے شروع کر دیئے ہین تو مل کو بیچ بچاؤ کی سوجھی۔ اوس نے دیکھا کہ اب اگر اور بڑھے تو ٹرانسوال کی کرکری ہو جائیگی کہ ڈچ فوج غریب مین انگریزی اسامیان دو دو چار چار سو مارینگی برٹش گورنمنٹ کی منصف مقام وا بیٹھی ہے اگر وہ ہار گئی تو

تشویش

اری یار دیکیا کیا جائے کم بخت ڈچ فوج نے تو غضب ناک مین دم کر رکھا ہی وہ جو کہتے ہین کہ شریف ذرا اپنی عزت سے کیون ہمکا کہ مجھ سے ہی ڈر گیا۔ ہماری بہادر فوج تو یہ سمجھی کہ کیون خونریزی کر کے سنگدل بے رحم بنے مسکین ڈچونکو تیغ بے دریغ کرکے کیون ہتھیا اپنے سر لی۔ وہ بیوقوف سمجھتے ہین کہ برٹش فوج بالکل گھاگرو پلٹن ہی ہے۔ اچھا خیر وہ مرو ہی جاتے کہان ہین۔ اب ہماری فوجی پرزے پرزے ہی جھاڑی ہین۔ اب یہ گنے ڈچون کی اسیر ایسی گر گئی جیسے اڑتی ہوئی چیل مرے بڑے گدھے پر گرتی ہے۔ ڈچ سیکھی کیا مارا ہین اون کو تو ہماری فوج آنا فانا مین بھون کھائیگی۔ اوسکی پرورش کی ترغیب بھی پروا نہین ہو سکتی ہان اگر تشویش ہے تو یہ ہے کہ فرانس جرمن روس یہ تینون کہین ٹرانسوال کی پشت پناہ نہ بنجائین اونکی پشت پناہی اور تیلی کا سہارا لگا نہین تو اب بھی کوئی شک نہین کیونکہ جرمنی فرانس ؟

صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

شہنشاہ جرمن بھی اس وقت خوب نیرنگیان دکھا رہا ہے ظاہر تو ہماری گورنمنٹ کا ایسا دوست بنا ہوا ہے کہ گویا ہم پیالہ و ہم نوالہ مگر اندرونی کارروائی اوسکی ایسی ہی ہے کہ جس سے بڑی بڑی انگریزی مدبرون کی ہوش اڑتی ہے۔ اوسکی چالاکی تو دیکھو کہ ہماری گورنمنٹ کے گھر سے دو دلا کے خریدہ صاف ہوا جھپٹ لیا اور اقرار کر لیا کہ جھگڑے فساد کی جو جڑ تھی وہ تو کٹ ہی گئی اب ہم تم لی دوست جانی یار ہو گئے ہیں بالطرف ہو دلین کچھ نہ غدغن رکھنا تم جانو ٹرانسوال جانے۔ بلکہ ہماری بھولی بھالی گورنمنٹ کے سمجھانے کو اعلان بھی دیا کہ ہماری فوجکا کوئی افسر یا سپاہی ٹرانسوال کی ہمدردی نہ کرے مگر ذات شریف کارروائیان ایسی کر رہے ہین جسے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ ٹرانسوال کا بہت بڑا معاون ہے جرمنی ممالک مین بڑی زور و شور کیساتھ چندہ اسلئے کیا گیا کہ ڈچ فوجکے مجروحین کی مرہم پٹی کیجائے۔ یہ چندہ ایک بہت بڑی کمپنی کیمعرفت بھیجا جائیگا۔ عجب نہین جو کمپنی کے پردہ مین فوج روانہ کیجائے برٹش کا ہاتھ کریگا ٹرنسوال کی لڑائی مین ہمارا بہادر فوجی انگیت ؟

تذبذب

کیپ ٹاؤن کے مسلمانون مین ہمدردیکا جوش تو سوڈا واٹر سے بھی زیادہ ابل پڑا تھا مگر فورا ہی دودھ کے جھاگ کیطرح بیٹھ گیا۔ وہ دل سے تو یہی چاہتے ہین کہ اپنی پیاری گورنمنٹ پر دل قربان کرین۔ جان نثار کرین۔ اور نقد و جنس پیش کرین مگر وہ اس تذبذب مین ہین کہ کیونکر کرین بڑی گرما گرمی کے ساتھ اونھون نے جلسے کئے میٹنگین کرائین۔ مگر نتیجہ نا مین نا مین فش۔ یارو تم گھبراتے کیون ہو۔ درکار نیک حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ جو کرنا ہو گھبرا کے کر ڈالو۔ وقت نکل جاتا ہے بات رہجاتی ہے۔ روپے سے پیسے سے آدمی سے دو گھاتی سے ہاتھ سے پاؤن سے۔ آنکھ سے کان سے منہ سے زبان سے کمر سے دھڑ سے غرض جسطرح تم سے ہو سکے اور جسقدر تمہاری قوت ہو پیاری گورنمنٹ کی مدد کرو۔ مدد کرو۔ مدد کرو۔ مدد کرو۔ مدد کرو۔

بڑے خیر خواہ کی کچھ

لکھنؤ سے ایک بڈھی کوکب ہند نامی اخبار نکالتا ہے۔ وہ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ ہی چنتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ بس ہمارا ہی فرقہ گورنمنٹ کا معاون ہے۔ خیر خواہ ہے اور سارا جہان مخالف و بدخواہ گورنمنٹ ہے بھیک کے ٹکڑے مانگنے اور رقم اینٹھنے کیلئے آپ تو خیر خواہ بنتا ہے اور ہندوستان کی تمام ہندو مسلمانون کو بدخواہ بناتا ہے چنانچہ ۹ نومبر کے اخبار مین لکھتا ہے کہ جنگ ٹرانسوال مین جو برٹش گورنمنٹ کا بڑا بھاری نقصان ہو رہا ہے اوسکا جو ملکی طرح گود سے کٹ رہے ہین اوس پر ہندوستان کے تمام ہندو مسلمان خوش اور شادمان ہین۔ بات تیری نامعقول کی اتنا بڑا تعصب اور غضب کی بات ہے۔ اس بلا کی بد معاش ظالم نے قریب کل دیسی رعایا کو باغی بنا دیا سرکش ٹھہرا دیا۔ وہ خود بھی اسی گورنمنٹ کے خیر ان خرے گٹکنے سوا ہمین ایسا ہمدرد دیکھا ہو وہ چھپا اچھا اور اسکی نزدیک اوسکی کوئی خیر خواہی نہ رہا۔ ہم کہتے ہین کہ ہمو ٹھا ہند اور خصوصا مسلمان نکا فرقہ صبا گورنمنٹ کا ہمدرد و خیر خواہ ہو خدا بھی جانتا ہے اور سکو خبر نہین کہ کئی شہرین مسلمانون نے جمع ہو کر برٹش گورنمنٹ کی فتح کی دعائین مانگین ہین اوسکو زندگی کی خبر ہی نہین۔ لاحول ولا قوۃ۔

معرکہ آرائی

خامہ مرا کہتا ہے کہ کس سوچ میں بیٹھے ہو
بادل سے چلی آتی ہیں مضمون مرے آ گے

نمبر ۲

اچھا دیکھا جائیگا آپ خواب بیان کیجئے پھر دہراؤں یا دوسرا
میں بیان کروں مضمون یا معنی - جو کہنا ہو کہو - ہماری روح
میدان ز[illegible]ال سے رجعت القہقری کر کے ریلوے کے ایک
دفتر میں جا پہونچی - کیا دیکھتی ہے کہ بڑے گھاس خور لمبے
دھینگر بابو داڑھی منڈائے - کالی کالی ٹوپیاں لگائے
کرسی توڑ رہے ہیں - ایک چپراسی سے کہا کرتی انگوشت نما
بابو لیتے مسلمان ہو تو بلا لا - اور اس سے کہہ کر آپکو
وہی زندہ دل نثار میں پہنچ کے تار مگا رہا ہے [illegible] ہیں
چپراسی نے جواب دیا بیان کوئی مسلمان نہیں - اور جو
ہے وہ آ نہیں سکتا - چپراسی کو جب [illegible] بھروں پہ چڑھایا
تو اسکی وجہ بتلانے لگا صاحب شیعہ ہو یہاں کے بڑے
بابو ایک بڑے نقطہ ذات والے ہیں - اور وہ مسلمانوں
سے ایسی نفرت کرتے ہیں جیسے گرگ [illegible] صاحب
بہادر غلاظت سے - سمجھے یا نہیں جی ہاں سمجھ گئے - وہ
بے نقطہ والی قوم یا تو ڈوم ہے یا ڈگر جو پنجاب میں بے
ٹھیک ٹھیک شاباش ہے آپ چند روز ہی [illegible]
باپ کو - اچھا پھر حضرت پھر وہاں سے روح نامکی سیر
کسی شہر کی کمیٹی میں جا پہونچی - بس مت پوچھئے ع
دو حولی ہے تنگ آمد و شیطان گل قاردہ و آدمیان گم
شد نہ ملک خدا خرگرفت کا مقولہ صادق آتا ہے -
لاحول پڑھکر بابہ دولت کی روح الٹی ہی پھری - بعد ازاں
روح نے اوس شہر کے ہائی سکول کا ملاحظہ کیا - وہاں
بھی عجب گڑبڑ تھی جسکو دیکھو مسلمان کا دشمن جانی -
اور پھر آپ سمجھئے ہی ترقی یا نیکی اتفاقی - سبکا مدہ

جو ماسٹر تھا - ہماری روح نے اوسکا سینہ چیر کر دیکھا
تو قومی ہمدردی کے بخار کا پارہ اتنا اونچا ہو گیا ہے - اور جو
پرینجار تعصب کی ناپاک شکل میں بدلگیا - روح کو یہ دیکھکر
مالش ہونے لگی - پھر یہاں سکول سے چلی تو پھر ایسے تمام
پر پہونچی جہاں سامان دلبستگی نظر آیا - بہروپ ا[illegible]
تھی - میاں بھائی ہی میاں بھائی نظر آتے تھے جن کو دیکھ کر
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ظاہری لفافہ ہی اچھا ہے مگر [illegible]
لوے سے ہر کے قلا زیاں کھاتے ہونگے - بیویاں صاحب کی اور
دمڑی میں پان سے ہونٹ لال کئے ہوں گے - قوم کو خبر
اچھے ہوں گے - بظاہر خوب فرق الطرز کیتھی - ہماری روح
بھی ایک گوشہ میں کھڑی ہو گئی اور لگی گانا سننے - گانے
والی کیا تھی گویا ماہ جبیں کی خالہ تھی - غضب کی ماری تھی - قوم
کی بیماری تھی یا بیشیاری تھی - غزل بھی ماشاء اللہ عجیب
معنوں کی تھی جن کے چند اشعار یہ ہیں سنئے ؎

نالا آیا کہ نہیں دل بیقرار کے	صدمے اٹھائے جا نہیں انتظار کے
ناحق ہوتے ہیں جیسے کسی کا جدا کرو	سو کرجبی ہیں شرم آنکھیں بہار کے
اُٹھیں شیخ دعویٰ کہیں فرمائش قمیص	ناخن آدمی سب ہیں عدو کی ازار کی
بوسا طرح چلی آتی ہو پوشاک یار میں	جیسے کہ ترجمان شہرہ ہوا جا رہے
عاشق ہوا ہے خط میں جھنجھ ہے نگو	شوقین بیماری مٹر تو ڈھولک ستار کے
غارت ہو جنگلی فوج کہیں جلیبیا خدا	تاہم ہی ستو نیا چمن آنکھیں بہار کے
کرتے ہیں ہم کا قطعہ اجاڑ کر دیا	مسند و راستی ہو ترقی قرض و ادھار کی

اچھا پھر آگے - روح کہاں گئی - جناب پھر خونگی طرح راتٹ ایرٹ
ٹرن ہو کر پیر کالبد کے اندر آ گئی اور آنکھ کھل گئی - اب آپ
مہربانی اتنی کرکے تعبیر کہہ ڈالئے - ذرا بیہودہ کہا نا کہا کہ تعبیر
بتا دیجئے اور آپ بھی اپنے دماغ شریف کو میری چند نصیحتوں
سے پڑ کر کے وضو کرکے آ جئے - ورنہ ہماری تقریر ہرگز ہرگز
آپکی سمجھ کے درمیان کے مرکز میں نہیں آئیگی - کان کو ذرا
کرارا سا جسکا دیکھا اسطرف کیجئے اور سبکو ملا کر دماغ کے اندر
جمع کرکے رکھ چھوڑئے - کام آئیگی - لو سنو

بچتے رہنا

نابالغ کنواری سے	سپاہی کی یاری سے
دشمن حقیر سے	کیمیاگر فقیہ سے
حاکم کی برائی سے	ارزان مٹھائی سے
بیوہ کی آہ سے	ناخواندہ گواہ سے
۵۰ برس کے بعد شادی کر	عورتوں کی آزادی سے
عشقیہ فسانے سے	روزمرہ بازار جانے سے
ناٹک کے تماشوں سے	بدچلن بدمعاشوں سے
آگ کے پتنگے سے	دفعہ ۴۲۳ کے اڑنگے سے
چودہری وو[illegible] سے	ممبران کمیٹی سے
سوزاک و آتشک کہانسی سے	اردلی کے چپراسی سے
شرابی کے سایہ سے	بے پردہ ہمسایہ سے
مسلمان کی دعا سے	پردیسی طبیب کی دوا سے
ناوک کے تیر سے	ہماری تحریر سے

بس اب ہم جاتے ہیں - خواب کی تعبیر پھر کسی موقعہ پر جانچیں گے
وعلیکم السلام

راقم
وہی زندہ دل نثار سکنہ ریواڑی

الصلح خیر

برادران حضرات حنفیہ و معزز ان اہلحدیث خصوصاً سر آوردہ ہیں
قوم (پنجابیان) کی خدمت میں التماس ہے جناب آپ
متوجہ ہو کر میری گذارش سنیئے اور سنکر منصفانہ غور فرمائیں
کہ میں حق کہہ رہا ہوں یا ناحق اگرچہ میں محض جاہل اور
ناکارہ شخص ہوں نہ مالی حیثیت رکھتا ہوں نہ علمی لیاقت
ہاں ہمقوم ہونیکا فخر البتہ حاصل ہے - اسلئے قومی خدمت ادا
کرنیکے خیال پر چند ورق کاغذ کالے کر کے بطور تحفہ در پیش
پیش کرتا ہوں - عوض معاوضہ کچھ چاہتا نہیں ع نہ
کی تمنا نہ صلہ کی پرواہ سنئے حضرات گذارش یہ ہے
آجکل ہماری قوم نے جدو جہد کر کے تخریب مال تحفظ
اسلام پر کمر ہمت باندھ رکھی ہے - آخر اسکا
کیا سبب ہے کیا وجہ اسکی اسکا نام ہے کہ چند شخص
خود غرضوں کتھ ملوں وغیرہ کی خود غرضی [illegible]

پر تمام محلوں (گنگا گنج وغیرہ) اور تمام شہر بلکہ تمام قوم مین یہی بخار گھسا ہے۔ کیا پابندی اسلام اسکو کہتے ہین کہ غریبون مسکینون بیواؤن۔ غریبون کے حقوق کا روپیہ مقدمون مین خرچ کیا جاوے خلق محمدی کی پیروی کیا یہی ہے کہ آپس کی صلہ رحمیان قطع ہون۔ بغض نفسانی تادم مرگ لوگون مین جاگزین رہین۔ فروعات کے جھگڑون مین فرضی احکام ترک ہو جاوین پرواہ نہین۔ صغیرہ گناہ سے بچینگے کبیرہ و صغیرہ مین خبر نباشد وغیرہ وغیرہ۔ بھائیو ذرا انصاف کرنا اور خدا لگتی کہنا کہ یہ جو تیلیون کی تہیا روپیہ باہمی عناد اور مذہبی فسادون کی وجہ مقدمون وغیرہ مین برباد کیا جا رہا ہے۔ اسکا فایدہ دنیا مین کیا ملا ہے۔ اور آخرت مین کیا اجر ہے۔ اگر اسی روپیہ سے قومی یتیمون۔ بیواؤن۔ محتاجون۔ غریبون کی امداد کی جاوے تو کیسا۔ گستاخی معاف یہ تو فرمایئے۔ عدالتون مین جھوٹ بولنا۔ مقدمات کیلئے جھوٹے گواہ بنانا۔ کفارون کے روبرو مذہبی معاملات پیش کرنا۔ توہین کتب اسلام کرانا۔ مذہبی بالا جیتنے کیلئے خوشامد اور رشوت ستانی سے کام لینا۔ قومی عزت و مذہبی عظمت پر بٹہ لگوانا۔ وغیرہ وغیرہ کیا یہی سب باتین مجاہدۂ اسلام اور شرعی پابندی کی ہین۔ ہر دو اسلامی فریق اگر انکو دینداری جانکر آپس مین لڑتے جھگڑتے رہین تو شاید (علماء مفسدین کے نزدیک) دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائین۔ حیف صد حیف کیا پردہ پڑ گیا۔ یارو خدا کیلئے شرم کرو غیرت کرو۔ جو لوگ تکو لڑواتے اور مزے اڑاتے ہین وہی کمبخت حلوائین بسنا رہین کوئی کہتا ہے دہلی کے پنجابی پریشان ہوگئے۔ زکوٰۃ کا پیسہ خیراتی روپیہ بذریعہ عدالت لندن جا رہا ہے۔ کوئی کہتا ہے حرام کی کمائی ہے۔ اسیوجہ سے تیلیون پولیس کے گرگون۔ عدالتی کتون وغیرہ کے پیٹ میں جا رہی ہے۔ نیک کام مین خرچ نہین ہو سکتی۔ کوئی کچھ کہتا ہے۔ کوئی کچھ۔ غرض جو جسکے منہ مین آتا ہے کہہ دیتا ہے۔ آپ کی سنی ہوئی ہے اور ہم نہین تو کہین کیا۔

عملدرآمد وہی ہو رہا ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ خود کو اپنا ہوا جو ہین وہی کہنے والے۔ ہائی افسوس کہان گئے وہ مہربان قوم جنکی وجہ سے اس قوم کے اتفاق اتحاد و عزت و آبرو کا تمام عالم مین ڈنکا بجتا تھا۔ حاجی غور و انصاف ہے کہ نماز روزہ کی پابندی نہین حج زکوٰۃ کا خیال نہین خویش اقارب کی پرواہ نہین۔ صدہا قومی غریب کس مپرسی کی حالت مین برباد ہوتے چلے جاتے ہین مطلق توجہ نہین اکل حلال کی تلاش نہین ترک کذب کی فکر نہین اور جو جو ضروری امر و شرعی مناہی کے احکام مین سب بالائے طاق نسیان رکھدئے گئے۔ کیا صرف آمین بالجہر کہنے ہی سے ہم تم جنت مین چلے جائینگے۔ یا تقلید غیر تقلید کے جھگڑون مین لڑ مرکر درجۂ شہادت اور دیدار خداوندی پاینگے۔ استغفر اللہ العظیم۔ حضرات مین یہ نہین کہتا کہ اہل حدیث مقلد ہو جاوین یا حنفی غیر مقلد۔ نہین مین جو جسکی تحقیق ہو اوسپر عمل کرو۔ بلکہ پختگی اور پابندی کے ساتھ لیکن واسطے خدا کے یہ آپس کی شکر رنجی اور بغض نفسانی چھوڑ دو۔ وقت کو دیکھو۔ رفتار زمانہ پر غور کرو۔ برباد ہو کر جگ ہنسائی نکراؤ۔ نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کے مصداق نہ بنو۔ محض نفسانیت کو دینداری نہ سمجھو۔ اور مین کیا کیا کہون کہنے کو تو بہت کچھ ہے۔ لیکن لوگ کہینگے چھوٹا منہ بڑی بات۔ خیر مجھکو اسکی بھی پروا نہین۔ جسکا جی چاہے مجھے برا بھلا کہے چشم ما روشن دل ما شاد۔ لیکن خدا کرے اس کمبخت موذی نفاق کا بھی منہ کالا ہو جو قومی غریب امیرون دین و دنیا سنوارین۔ میرا ارادہ ہے صلح خیر کے مضامین جو گذشتہ اتفاق کی فوائد اور موجودہ نفاق کے نتائج کے مسلسل لکھون لیکن یہ مضامین چونکہ خاص ہین اور قومی تعلق رکھتی ہین۔ اسباعث خیال ہے کہ میان پنچ بہادر ہمیشہ چھاپا کرین۔ ہان خدائی پاک سے امید ہے کہ شہر سخن مین (جو ملکی و قومی خدمت کیلئے آئندہ جنوری سے بقلم فرسائی منشی قدرت کلکتہ سے ہواری جاری ہوگا)

انشاء اللہ تعالی یہ سلسلہ برابر جاری رہیگا۔ مگر ہمیشہ عرض اسقدر ہے کہ قومی خدمت یکسو ہو رہی ہے اگر کوئی یہ کہے کہ قوم پر اسکا کیا اثر ہوگا۔ یہ خدا کو معلوم ہان اگر جامع المتفرقین بزرگان و مصلحان قوم کے دلون مین توجہ ڈال دے۔ اور وہ ہمت مصروف ہو کر قوم کو گمراہی اور بربادی سے بچانے کی کوشش کرین تو شاید کچھ نتیجہ نکل آئے۔ ورنہ مین کیا اور میری تحریر کیا۔ والسلام۔

سالک

کس نشنود یا نشنود من گفتگو می کنم

بقلم خیر خواہ کل خادم قوم

تہذیب تعلیم

اسکولون کی تعلیم یہ تو سب جانتے ہین کہ بچہ ایسے بے ڈھنگے ہین کہ ہوتی ہے کہ لیاقت ہی کتاب گھر مین بیٹھنے اٹھنے سر چڑھتی رہتی ہے۔ مڈل انٹرنس بی۔ اے۔ ایف۔ اے۔ ایل۔ اے۔ ایم۔ اے بلکہ زید لے دے والے زیادہ انہ چبلیاں جوش خطرات کرتا تو بڑی کیلئے موری وہان کی کبھی پڑی کھی کچڑی بھکر اوگلتے اور مکتبی تعلیم پر طعن کرتے ہین۔ الو کی دم فاختہ۔ یہ نہین جانتے کہ مکتبی تعلیم مین کا تا اور لے دوڑی کا چرچہ ہے ہی نہین۔ یہ تو چرخ چہارم والے ان باپ کی اکلوتی بیٹی نے ازل سے اپنی تحویل مین کر لیا تھا۔ اور کسی کوئی اولاد ہنود کی جو وارث حقیقی قرار دیجاتی چونکہ اسکولی ڈھمار و نکا شجرۂ انساب آپکی خاص سواری کے گدہے سے نسلاً چسپان ہوتا ہے اور یہ نسلاً بعد نسلاً ترقی کرتے ہوئے مہذب مین کی جان مین آگئے ہین اسلئے وہ چرخ انکی میسر ہوا رفتار کی تہذیب یہ گفتار کی ترکیب کا چونکہ گدہے گھوڑے کے میل جول کا سا خچری نتیجہ بیدار رہا ہے مثل چھچھوندر۔ دہر اسفل۔ قلم لٹھ وغیرہ تو نہایت فصیح

بلکہ فصیح الفاظ میں سلیس لہجے میں شستہ۔ ہم آپ کا
پاس آیا تہا۔ ویل تم کیا ملوگے ہاف بک بک
کرتا ہے۔ ہم اسکوا جائیگا۔ ماسٹر کو بولیگا۔ یہ بول
چال اور روزمرہ کی زبانی خانہ ساز تہی۔ تحریری بول
چال صحیح و جل۔ ہماری ملکہ معظمہ قیصر ہند دام ظلہا
دام اقبالہم کے عہد معدلت مہد میں بی آئی اے بی اے
نے اور بہی ان کے کان کہینچ دئے۔ ہر ایک امر نے
انہی حرف غلط کیونکہ دبتے ناک پر اونگلی رکہنے کا کرتب
سیکہنا شروع کردیا ہے۔ مشاعروں میں بہی شرکت
کرنے سے باز نہیں آتے۔ الناس علی دین ملوکہم
کا کلیہ انہیں کے اندر حلول کر گیا ہے۔ گہری گہی کہیں
دیکہو تو گدی تکیے سے آراستہ و پیراستہ ہے اور
ناڑی نیچے کر گدی کو ٹہکانے سے بہی رکہنا
نہیں جانتے۔ اگر ہمارا حافظہ سو رہ کہیں کی شیر
سے اوڈران گہاٹیاں ہٹانے میں زیادہ طاق
ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ گدی کا التزام آگے
زمانوں اور راجیوں ہی کے لیے موضوع ہوا تہا
اوس کے پیچہے داڑہی منڈے زمانہ کثرت بتوں
نے دوکانی نیچر کو گدی بنالیا کہ اب تک لڑکوں کی
زبان سے سنا جاتا ہے (لالہ بیٹہے گدی ہے) مگر
اب اس گدی نے ایسا سوچ پایا ہے کہ اچہے اچہے
نواب راجہ مہاراجہ گدی کہنے لگے۔ جہاں سنا
یہی بے جوڑ فقرہ سنا کہ فلاں راجہ مہاراجہ گدی نشین
ہوئے۔ دور کیوں جاؤ ابہی اسی نومبر میں۔ نواب
سر کہفور مہاراجہ جیندرہ بالقابہ کی نسبت بہی یہی
بے جوڑ فقرہ سنا۔ لاحول ولا قوۃ۔ بہئی مسند نشین
کیوں نہیں کہتے۔ حضور تو مسند نشین ہوئے
گدی نشین نہیں ہوئے۔ ان بڈہوں کی عقل
گدی پیچہے ہو گئی ہے۔ جبہی سے گدگدی ہو تو
لگے گدے۔

راقم فریح دہلوی۔

گجراتی اوستاد کی ضرورت

کلمبو (دولفنڈ ہل سٹریٹ) میں ہمارے ایک کرمفرما
شجاع الدین صاحب نے وہاں کے تاجر پیشہ مسلمانوں
کے بچوں کے لیے ایک اسلامی مدرسہ چشمۂ فیض نامی
جاری کیا ہے۔ اوسمیں علاوہ مذہبی تعلیم کے انگریزی
تمیل اردو۔ فارسی عربی۔ حساب۔ جغرافیہ وغیرہ
کی تعلیم دیجاتی ہے مگر چونکہ اس مدرسہ میں اکثر بوہرہ
اور میمنوں کے بچے زیادہ ہیں اسلیئے ایک گجراتی
مدرس کی سخت ضرورت ہے جو میٹرکیولیشن کا امتحان
پاس کر چکا ہو۔ اور گجراتی اچہی طرح مع حساب وغیرہ
پڑہا سکتا ہو۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ تحریر معرفت
دفتر پنچ بہادر ہو جائیگا۔ اوستاد اگر مسلمان ہو
تو سبحان اللہ۔ ورنہ خیر کسے باشد۔

جنٹلمین چوہا

ایک جنٹلمین چوہا تہا کہیں | یار باش و خوش مزاج و خوب بین
آسمان حسن کا تہا آفتاب | تہا حسینان جہاں میں انتخاب
زندہ دل زندہ سخن زندہ جبیں | تہی پسند خلق اوسکی چال ڈہال
تہی لطافت سے نہ خالی کوئی بات | تہا ظریف الطبع وہ نیکو صفات
تہا بڑا ہی فلسفی و منطقی | کب کسی کی مانتا تہا وہ کبہی
تہا الٹیٹر کا وہ خاص خوب ہی | ہر ولایت میں اوسکی دہوم تہی
تہا بڑا ناطر وہ پہر کیا بات ہیں | نامور تہا لیڈروں کی گہات میں
لوٹتا تہا سیکڑوں سر سے | گہر میں اوسکے پاؤں جیسے ہی گہر
کالر و نکٹائی تہی زیب گلو | سوٹ پہرا خوشنما خوبرو
آنکہ پر عینک لگی زیر گہڑی | ہاتہ میں تہی نہ تہی پتلی سی چہڑی
بینڈ بجے کا بہت شائق تہا | اور کرکٹ میں بڑا مشاق تہا
بادہ خوار کا بہت کچہ شوق تہا | مے کی الفت میں سراپا شوق تہا
جبکہ چوہے پائے نہ جام | بادہ خواری سے ہمیشہ اسکو کام
تہے ضیافت میں بہی جتنے لاجواب | مفت کی ہر وقت ملتی تہی شراب
ایکدن گہر سے چلا گہاٹی میں | تہا مخمور اور کچھ بدحالات میں
خم میں جاکر یکبیک وہ گر پڑے | دلو و دلمین جو تہی جاتے ہیے

ہو گئے اوہی سب بہلا دی جب خبر
کی بہت کوشش نکلنے کی مگر
اتفاقاً ایک بلی کا گذر
دیکہکر چوہے کو یہ آیا خیال
کرکے حیلہ کرلو نعرہ دیجیے
سونگہ کر بلی کو یہ آواز دی
اے نظر بند ہو جاسکے ادہر
خم میں گر کر ہو گیا ہوں میں نڈہال
سنکے بلی نے کہا اے نور جان
بے سبب کیوں وقت کو ضایع کروں
ہاں اگر تو لقمہ ہونا کر قبول
اپنی محنت کا صلہ پا جاؤں میں
شرط یہ منظور ہو تجہکو اگر
سنکے چوہے نے دیا اوسکو جواب
کیا نہیں معلوم ہے تمکو کہ میں
لوگ میرے لعبہ کو جانچ
کیسی ذلت سہ رہی اسکی وفات
میری یہ قسمت ہے کہ قبول
ہاں اگر ہو موت مرداشہ مری
بہر نہیں ہے جان دینے میں دریغ
جانتا ہوں تم ہو کہنے لگے
کیوں انکار تہا غم میں مری کاہا
الغرض یہ عہد و پیمان کرکے بس
ایک غوطہ زن سر لاکی نکال
تلخی مے کر گئی تہی کچہ اثر
جہنک میں مشغول تہی بلی اودہر
بلی نے دیکہا جو چوہے کو فرار
بیچ کہاتا تہا بہت بلی کا دل
آئی تہی تم مرے جیسی جب کہ ہر
کیوں نہیں لقمہ مرا ہوتا ہے تو
دیکہ دیا تہی نہیں ہے دل لگی
کیا یہی تہا قول تجہے جان من
سنکے چوہے نے کہا اے نیکذات
بیوفا ہیں نہ ہو نہیں بے شک نہیں
درحقیقت عہد تہا میرا اضطرار
لیکن اسدم نشہ میں چور تہا
ہوش ہی مجہکو اگر ہوتا جناب
نشہ میں یوں ہی تہی قول و قرار
کیا نہیں تمنے سنا یہ بار بار

ڈر سے قصہ تہی مرگ کی راہ گریز
جل سکے حضرت نہ پہر بہی نجو بہر
ہو گیا تقدیر سے اوس کا اوپر
ہو رہی ہے زندگی اپنی وبال
کام اپنا اس اسدم لیجیے
اے انیس و مہربان و مشفقی
رحم کر اب تو ہمارے حال پر
کرکے میرا اس سے مجہکو نکال
میں بہلا دیکہتی ہوں تجہکو ہاں
جان تیری واسطے دیتی پہروں
توکروں کچہ فکر میں اس
یعنی تجہکو بہیہ ہڑپ کہا جاؤں نیز
تو میں لیسنے کا میرا ذمہ ہوں مگر
مہربان و رحم عالی جناب
خم میں سسکر ہو گیا جب بیقرار
یہ کہیں سگے یہ بہت مظروف تہا
اسکے بڑہکر کیا ہوتی کی بات
خم میں گرکر جاؤں مروں
اور ہوا دسمیں مری نام آوری
میری گردن آپکی ہر تیغ تیز
مرگیا ہمتقدم کرکر
کہائینگے گا شوق تہی آخرش
بلی نے بہیلائے دست ہوس
منہ سے کہا نکلا پتا لمیں خیال
اگلکین بلی کو جنکیں وقت پر
جلد یا آہستہ سوچتا ادہر
ناخوشی سے جاتا رہا صبر و قرار
ہو رہی تہی سخت دل میں منفعل
کیا نہیں قایم ہے تو اقرار پر
کس لیے آتا نہیں ہو سر بسر
سچ تو کہہ تجہسے مری ہی کیا ہے
دیکہ مجہکو بیوفا ناحق نہ بن
سنکے میری انگلیوں توا کی
ہر ہوش میں نہیں ہو نہیں
خم میں جس دم سکیا تہا
ہو سر سے بہت ہی وو
خم کے اندر سو کہیں جاتا سا
ہو رہتے ہیں تہا
اور شرابی کا

راقم ع۔ س۔ از جبلپور۔

جاسوسی کی رپورٹین

اتوار کے روز گرینس ٹاؤن مین لشکر جمع کر کے ایک اسپیچ دیگئی اور افسر نے کہا تمہین یاد رہے اور انکو پہلی جنگ یاد دلا کے کہا کہ تم دوبارہ سے کارنامے مشہور جہان مین دکھانے ہونگے یہان ہتیار دو۔ دل توڑ کے لڑنا اور جان توڑ کے دشمن کے مقابلہ مین ڈٹ جانا تم کسیطرح گھبرانا نہین۔ تمہاری مدد کی لیے انگلینڈ سے کافی مدد پہونچیگی۔ اسکے بعد افسر و نادہ بیت کی کہ اپنے سرداری کے نشان بالائے طاق رکھدین۔ اور بس طریق سے میدان جنگ مین فوج سے کام لین کہ افسر و ماتحت کی دشمن تمیز نکر سکین (کیا بوئر فوج مین افریدی خاصہ پیدا ہو گیا)

بوئر فوج نے بلمنٹ سٹیشن پر توپین چڑہادین اور انکے گرد فوج کے اوپن مقام سو نمبر جو پہاڑیون پر ہے ان پر قبضہ جمالیا۔

ایک بہت بڑی بوئر فوج ایسٹکورٹ اور موئی ریور کے درمیان ریلوے لائن پر قبضہ کئے ہوئے ہے اور میس کے قریب خیمے ڈال لئے ہین۔ ۲۰ روز سے ایسٹکورٹ کی کوئی خبر معلوم نہین ہوئی۔

۲۰ نومبر کو کیپ کالونی کے شمال مین جو چھوٹی چھوٹی سلطنتین ہین وہ برٹش گورنمنٹ کی مخالف ہو گئین عام طور پر مشہور ہے کہ ان سلطنتون نے دشمن کو مدد دینے کا پختہ وعدہ کر لیا ہے بلکہ بعض نے تو کچھ فوج بھی بھیجدی۔

لندن ۲۲ نومبر۔ بوئر محافظین روز بروز کمبرلے کے قریب آتے جاتے ہین ہو بتو انکو بھی خوب مضبوط بنا رہے ہین۔

۲۲ نومبر کو بوئر گورنمنٹ نے جنگی رپورٹ شایع کیا۔ ابتداے جنگ سے اب تک ہماری فوج کے ۱۰۰ سپاہی مارے گئے اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔ (یہ ہمارے ہی دوست دیکھے)

فرانس گورنمنٹ نے جو اس جنگ مین برٹش مقامات چھینے انپر اچھی طرح قبضہ جمالیا۔ جابجا حفاظت کیلئے فوجین ڈالدین۔

۲۳ نومبر کو خبر آئی کہ مقام بلمونٹ پر ایک فوج نے جو باقی لارڈ میتہون دشمن کی فوج سے مقابلہ کیا۔ ہمارے توپچیون نے اس تیزی اور ہوشیاری کے ساتھ توپین چلائین کہ تھوڑی دیر کیلئے دشمنون کا دم بند کر دیا۔ اسکے بعد ہماری پیادہ فوج نے دشمنون کو نیزون پر دھر لیا اور دور تک بھگاتے ہوئے چلے گئے۔ (بڑا تیر مارا)

۲۳ نومبر کو جنگی آفس نے حسب ذیل سرکاری مضامین شایع کئے ہین۔ لارڈ میتہون تار دیتے ہین کہ مہینے ۲۳ ماہ حال کو علی الصباح مقام بلمونٹ پر دشمن کے مورچون پر حملہ کیا۔ اور دشمن کے تین مورچے فتح کر لئے۔ یہ فتح ایسی ویسی نہین ہوئی۔ بڑی معرکے کی ہوئی۔ برٹش فوج کے ۴۸ آدمی مقتول اور ۱۳۶ مجروح ہوئے۔ جنرل فدرسٹون ہا کے شانہ مین ایک معمولی زخم لگ گیا۔ اور ۱۳ آدمی کا پتہ ہی نہین۔ (بڑے معرکے کی فتح)

۲۴ نومبر کو جنرل میتہون نے مقام بلمونٹ کے متعلق یہ خبرین بھیجین جو منظر ہین کہ ہماری پیادہ فوج نے باوجود رنگروٹ ہونیکے بڑی شجاعت اور پھرتی سے کام لیا دشمن نے بھی بہت تیر چلائی اور عالی ہمتی تو ایسی دکھائی تھی کہ اگر مین ذرا بھی غفلت کر جاتا تو وہ میدان مار ہی لیتے۔ بہر حال ہمین پوری فتح ہوئی۔ ۴۰ آدمیون کو گرفتار کیا ہے اور ہمین فوجکی ایک بڑی تعداد کے دفن کرنے مین مصروف ہون گر انکے بہت مقتولین و مجروحین کو انکے ساتھی اپنے ہمراہ لیگئے بہت گھوڑے اور گاڑے میرے ہاتھ لگی ہین۔ اور مینے انکا تمام بارود برباد کر ڈالا (اب فتح ہی فتح ہے)

ریوٹر قاہرہ سے تار دیتا ہے کہ کرنل ونگیٹ مصری لشکر کے ساتھ نفر ریا کے قریب مقام ابو عادل پر احمد فاضل اور اسکی ۲۵۰۰ ہمراہیون پر حملہ کر کے انہین شکست دی دشمن کے ۴۰۰ سپاہی مقتول ہوئے مصری فوجکا ایک افسر اور دو سپاہی مجروح ہوئے۔

لندن ۲۴ نومبر۔ ایک اور فتح کا رپورٹ موصول ہوا ہے۔ جنرل ہائٹ نے اتوار کے روز ایک سخت حملہ سے بوئر فوجکی کئی مورچون پر قبضہ کیا۔ اور انکی توپین اور گولہ بارود ہمارے ہاتھ لگا۔

ایک سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ جنرل فرینچ نے اپنے رسالہ کیساتھ ناؤپورٹ اور کولز برگ کے درمیان مقام آرنڈل کا گشت لگایا۔ اس نواح مین بوئر فوجکا بہت بڑا زور ہے۔ اور جنرل موصوف کو مقابلہ کی ضرورت بھی پڑی۔ تین آدمی مجروح ہوئے دشمن کی تعداد زیادہ ہونیکی وجہ سے جنرل لوٹ آئے

لیڈی سمتھ سے ایک برٹش جماعت نے بوانا کیمپ پر ایکاایک حملہ کیا مگر بوئر فوج نے انہین پسپا کر دیا۔

کلان فارلیس نامی جہاز مین ۴۵۰ ہندی پناہگیر ٹرانسوال سے بمبئی پہنچے۔

طاعونی شمار

تاریخ نومبر	بیماریکا عدد	مرنیکا عدد	باقی بیمار
۱۹	۱۹	۱۳	۱۲۰
۲۰	۱۳	۱۴	۱۲۰
۲۱	۲۲	۲۹	۱۱۶
۲۲	۱۸	۴۲	۱۴۳
۲۳	۳۶	۱۴	۱۴۵
۲۴	۲۲	۱۸	۱۴۸
۲۵	۳۳	۳۹	۱۴۸

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار مین حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا۔